سورہ یوسف سے رہنما اصول بچوں کے حوالے سے

مقصد: سورہ یوسف سے رہنمائی لینا اور دیئے گئے اصولوں کو اپنی زندگی میں اپنانا.

سورہ یوسف -احسن القصص

بچوں کے ساتھ سورہ یوسف کا مطالعہ کریں. ذیل میں دی گئی ہدایات کو مد نظر رکھیں اور رہنمائی سے مدد لیں. ہر دن کے لحاظ سے تبادلہ خیال کریں. بچوں کو بتائیں کہ یہ سب قصوں سے بہترین قصہ ہے.

پہلا دن

آیت ایک تا سات (7 - 1)

تلاوت، ایک آیت کا ترجمہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

" الرا۔ یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں ﴿۱﴾ ہم نے اس قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو ﴿۲﴾ (اے پیغمبر) ہم اس قرآن کے ذریعے سے جو ہم نے تمہاری طرف بھیجا ہے تمہیں ایک نہایت اچھا قصہ سناتے ہیں اور تم اس سے پہلے بے خبر تھے ﴿۳﴾ جب یوسف نے اپنے والد سے کہا کہ ابا میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے۔ دیکھتا (کیا) ہوں کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں ﴿۴﴾ انہوں نے کہا کہ بیٹا اپنے خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا نہیں تو وہ تمہارے حق میں کوئی فریب کی چال چلیں گے۔ کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ﴿۵﴾ اور اسی طرح خدا تمہیں برگزیدہ (وممتاز) کرے گا اور (خواب کی) باتوں کی تعبیر کا علم سکھائے گا۔ اور جس طرح اس نے اپنی نعمت پہلے تمہارے دادا، پردادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی تھی اسی طرح تم پر اور اولاد یعقوب پر پوری کرے گا۔ بے شک تمہارا پروردگار (سب کچھ) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے ﴿۶﴾ ہاں یوسف اور ان کے بھائیوں (کے قصے) میں پوچھنے والوں کے لیے (بہت سی) نشانیاں ہیں ﴿۷﴾ "

آیت نمبر 1،2: قرآن مبین اور عربی زبان کی اہمیت. بچوں سے پوچھیں قرآن کی زبان عربی کیوں ہے ؟

بچوں سے جواب لیں،

وضاحت کریں: دنیا کی ہر زبان کچھ عرصے بعد بدل جاتی ہے تلفظ بدل جاتا ہے. مثلاً شیڈول (schedule) اب اسکیجوئل پڑھا جاتا ہے. عربی زبان کا اعجاز ہے کہ آج تک اسی حالت میں ہے جب قرآن نازل ہوا تھا. نہ معنی بدلے ،نہ گرامر بدلی اور نہ ہی تلفظ.

آیت تین تا پانچ ۳(3-5)

تین باتوں کی طرف بچوں کو متوجہ کریں

1. خواب یا کوئی نئی بات (واقعہ) ہر ایک کو نہیں بتائیں.

2. یہ بات صرف ان کو بتائیں جو آپ سے محبت کرتے ہیں. اور زیادہ علم رکھتے ہیں مثلا امی، ابو، دادی وغیرہ.

3. ہمیں کوئی بھی کامیابی، خوشی، یا کوئی اچھی چیز ملے تو اس کا شکر ادا کریں اس کا چرچا نہیں کریں. عاجزی سے بتائیں تاکہ لوگوں کے حسد سے بچ سکیں.

4. اللہ کی پناہ میں آئیں کیونکہ شیطان بھائیوں میں فساد ڈلوانے کی کوشش کرتا ہے.

5. شیطان کا مقابلہ نہیں کیا جاتا. اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ کر اللہ کی پناہ میں آجاتے ہیں. صبح وشام 10 مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھیں

آیت(7 -6)

حضرت یوسفؑ کو خواب کی تعبیر جو بتائی گئی اس پر یقین کیا اتنا زیادہ یقین کہ آئندہ زندگی میں جو بھی مشکلات پیش آئیں اس کا مقابلہ کیا ڈٹے رہے سیدھے راستے سے ہٹے نہیں.

اصول: بعض اوقات ہم بلکل صحیح ہوتے ہیں. ہماری غلطی نہیں ہوتی لیکن ہمیں کوئی نقصان اٹھانا پڑتا ہے. تو ہم یہ کہتے ہیں کہ کیا فائدہ اچھا بننے کا.

- وہ تو نقل کر کے پاس ہو گیا، اس کے نمبر زیادہ آگئے کیا فائدہ محنت کرنے کا؟
- وہ جھوٹ بول کر بچ گیا کیا فائدہ سچ کہنے کا؟

کیا ایسا کہنا صحیح ہے؟

اس موقع پر بچوں سے اصول طے کرائیں.

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس قصے میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں.

کیا نشانیاں.... اصول رہنمائی ہے کہ زندگی کیسے گزاریں

دوسرا دن

آیت 8 سے 18

"جب انہوں نے (آپس میں) تذکرہ کیا کہ یوسف اور اس کا بھائی ابا کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم جماعت (کی جماعت) ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ابا صریح غلطی پر ہیں ﴿۸﴾ تو یوسف کو (یا تو جان سے) مار ڈالو یا کسی ملک میں پھینک آؤ۔ پھر ابا کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد تم اچھی حالت میں ہو جاؤ گے ﴿۹﴾ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف کو جان سے نہ مارو کسی گہرے کنویں میں ڈال دو کہ کوئی راہگیر نکال (کر اور ملک میں) لے جائے گا۔ اگر تم کو کرنا ہے (تو یوں کرو) ﴿۱۰﴾ (یہ مشورہ کرکے وہ یعقوب سے) کہنے لگے کہ ابا جان کیا سبب ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں ﴿۱۱﴾ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیئے کہ خوب میوے کھائے اور کھیلے کود ے۔ ہم اس کے نگہبان ہیں ﴿۱۲﴾ انہوں نے کہا کہ یہ امر مجھے غمناک کئے دیتا ہے کہ تم اسے لے جاؤ (یعنی وہ مجھ سے جدا ہو جائے) اور مجھے یہ خوف بھی ہے کہ تم (کھیل میں) اس سے غافل ہو جاؤ اور اسے بھیڑیا کھا جائے ﴿۱۳﴾"

پورا واقعہ آسان الفاظ میں بتائیں مربی تفسیر سے پہلے مطالعہ کر لیں.

بچوں سے سوال اور تبادلہ خیال کریں.

1. بھائی یوسفؑ سے کیوں حسد کرنے لگے تھے؟
2. حسد کرنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
3. کیا انسان کسی کو نقصان یا فائدہ پہنچا سکتا ہے؟
4. جان بوجھ کر گناہ کرنے کے بعد نیک بن جانا کیا گناہ کو مٹا سکتا ہے؟
5. حضرت یعقوبؑ بھائیوں کے ساتھ حضرت یوسفؑ کو کیوں نہیں بھیجنا چاہ رہے تھے؟

6. حضرت یعقوبؑ نے یہ سن کر کہ یوسف کو بھیڑیے نے کھالیا کیا کہا؟

اصول: مصیبت تکلیف دہ بات پر صبر کرنا اور اللہ سے مانگنا، گھبرانے، رونے، شور ہنگامہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا.

تیسرا دن

تلاوت کرنے سے پہلے بچوں سے یہ پوچھیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا ہوا ہو گا؟

آیات تلاوت کریں ترجمہ اور مختصر تفسیر بتائیں.

آیت نمبر 18 سے 22

"اور ان کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا لہو بھی لگا لائے۔ یعقوب نے کہا (کہ حقیقت حال یوں نہیں ہے) بلکہ تم اپنے دل سے (یہ) بات بنا لائے ہو۔ اچھا صبر (کہ وہی) خوب (ہے) اور جو تم بیان کرتے ہو اس کے بارے میں خدا ہی سے مدد مطلوب ہے ﴿۱۸﴾ (اب خدا کی شان دیکھو کہ اس کنویں کے قریب) ایک قافلہ آوارد ہوا اور انہوں نے (پانی کے لیے) اپنا سقا بھیجا۔ اس نے کنویں میں ڈول لٹکایا (تو یوسف اس سے لٹک گئے) وہ بولا زہے قسمت یہ تو (نہایت حسین) لڑکا ہے۔ اور اس کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا لیا اور جو کچھ وہ کرتے تھے خدا کو سب معلوم تھا ﴿۱۹﴾ اور اس کو تھوڑی سی قیمت (یعنی) معدودے چند درہموں پر بیچ ڈالا۔ اور انہیں ان (کے بارے) میں کچھ لالچ نہ تھا ﴿۲۰﴾ اور مصر میں جس شخص نے اس کو خریدا اس نے اپنی بیوی سے (جس کا نام زلیخا تھا) کہا کہ اس کو عزت واکرام سے رکھو عجب نہیں کہ یہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں۔ اس طرح ہم نے یوسف کو سرزمین (مصر) میں جگہ دی اور غرض یہ تھی کہ ہم ان کو (خواب کی) باتوں کی تعبیر سکھائیں اور خدا اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۲۱﴾ اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو دانائی اور علم بخشا۔ اور نیکوکاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۲۲﴾"

اللہ تعالی نے حضرت یوسف کی پرورش کا اہتمام کر دیا. ایک آدمی نے انہیں خرید لیا. اس نے انہیں بیٹے کی طرح رکھا غلام نہیں بنایا. اللہ تعالی غیر محسوس طریقے سے تدبیر کرتے ہیں. برے سے برے حالت میں بھی کوئی نہ کوئی بھلائی موجود رہتی ہے اور اللہ تعالی کے نیک بندے اس بھلائی پر نظر رکھتے ہیں.

چوتھادن

آیت نمبر ۲23 سے 36

" تو جس عورت کے گھر میں وہ رہتے تھے اس نے ان کو اپنی طرف مائل کرنا چاہااور دروازے بند کر کے کہنے لگی (یوسف) جلدی آؤ۔ انہوں نے کہا کہ خدا پناہ میں رکھے (وہ یعنی تمہارے میاں) تو میرے آقا ہیں انہوں نے مجھے اچھی طرح سے رکھا ہے (میں ایسا ظلم نہیں کر سکتا) بے شک ظالم لوگ فلاح نہیں پائیں گے ﴿۲۳﴾ اور اس عورت نے ان کا قصد کیا اور انہوں نے اس کا قصد کیا۔ اگر وہ اپنے پروردگار کی نشانی نہ دیکھتے (تو جو ہوتا ہوتا) یوں اس لیے (کیا گیا) کہ ہم ان سے برائی اور بے حیائی کو روک دیں۔ بے شک وہ ہمارے خالص بندوں میں سے تھے ﴿۲۴﴾ اور دونوں دروازے کی طرف بھاگے (آگے یوسف اور پیچھے زلیخا) اور عورت نے ان کا کرتا پیچھے سے (پکڑ کر جو کھینچا تو) پھاڑ ڈالا اور دونوں کو دروازے کے پاس عورت کا خاوند مل گیا تو عورت بولی کہ جو شخص تمہاری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے اس کی اس کے سوا کیا سزا ہے کہ یا تو قید کیا جائے یا دکھ کا عذاب دیا جائے ﴿۲۵﴾ یوسف نے کہا اسی نے مجھ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا۔ اس کے قبیلے میں سے ایک فیصلہ کرنے والے نے فیصلہ کیا کہ اگر اس کا کرتا آگے سے پھٹا تو یہ سچی اور یوسف جھوٹا ﴿۲۶﴾ "

مربی اس آیت کا مطالعہ کریں اس کا تلاوت و ترجمہ بچوں کو سنائیں. تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں قرآن کریم نے انتہائی مہذب الفاظ میں یہ واقعہ بیان کیا ہے. لہذا اس میں کوئی فحاشی یا بے حیائی کی بات نہیں. بچوں کو بتائیں کہ تنہائی میں کوئی بچہ کسی نامحرم کے پاس نہ جائے. نامحرم کون ہیں بچوں کو آگاہی دیں. اس وقت زینب جیسے واقعات سے بچے آگاہ ہیں. حفاظت کی دعا سکھائیں.

سوال پوچھیں

حضرت یوسف نے کیوں دعا مانگی کہ مجھے قید خانہ پسند ہے ؟

وضاحت کریں: برائی بگاڑ سے بچنے کے لئے بعض اوقات قید خانہ بہتر ہوتا ہے.

پانچواں دن

گزشتہ کلاس کا feedback لیں. قید خانہ کیسا ہوتا ہے ؟بچوں سے تبادلہ خیال کریں.

کیاہم میں سے کوئی قید خانے، میں رہنا پسند کرے گا ؟

آیات کی تلاوت وترجمہ

آیت36سے 42

"اور ان کے ساتھ دو اور جوان بھی داخل زندان ہوئے۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ (میں نے خواب دیکھا ہے) دیکھتا (کیا) ہوں کہ شراب (کے لیے انگور) نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرے نے کہا کہ (میں نے بھی خواب دیکھا ہے) میں یہ دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور جانور ان میں سے کھا رہے (ہیں تو) ہمیں ان کی تعبیر بتا دیجیئے کہ ہم تمہیں نیکوکار دیکھتے ہیں ﴿۳۶﴾ یوسف نے کہا کہ جو کھانا تم کو ملنے والا ہے وہ آنے نہیں پائے گا کہ میں اس سے پہلے تم کو اس کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ ان (باتوں) میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے سکھائی ہیں جو لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے اور روز آخرت سے انکار کرتے ہیں میں ان کا مذہب چھوڑے ہوئے ہوں ﴿۳۷﴾ اور اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے مذہب پر چلتا ہوں۔ ہمیں شایاں نہیں ہے کہ کسی چیز کو خدا کے ساتھ شریک بنائیں۔ یہ خدا کا فضل ہے ہم پر بھی اور لوگوں پر بھی ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ﴿۳۸﴾ میرے جیل خانے کے رفیقو! بھلا کئی جدا جدا آقا اچھے یا (ایک) خدائے یکتا وغالب ؟ ﴿۳۹﴾ جن چیزوں کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔ خدا نے ان کی کوئی سند نازل نہیں کی۔ (سن رکھو کہ) خدا کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے۔ اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۴۰﴾ میرے جیل خانے کے رفیقو! تم میں سے ایک (جو پہلا خواب بیان کرنے والا ہے وہ) تو اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا اور جو دوسرا ہے وہ سولی دیا جائے گا اور جانور اس کا سر کھا جائیں گے۔ جو امر تم مجھ سے پوچھتے تھے وہ فیصلہ ہو چکا ہے ﴿۴۱﴾ اور دونوں شخصوں میں سے جس کی نسبت (یوسف

نے) خیال کیا کہ وہ رہائی پا جائے گا اس سے کہا کہ اپنے آقا سے میرا ذکر بھی کرنا لیکن شیطان نے ان کا اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسف کئی برس جیل خانے میں رہے ﴿۴۲﴾"

قید خانے میں دوسرے قیدیوں نے حضرت یوسفؑ کو اپنا خواب کیوں بتایا؟

اصول: خواب یا خلاف معمول واقعہ کس کو بتانا چاہئے؟ بچوں سے جواب لیں.

حضرت یوسفؑ نے خواب کی تعبیر فوراً کیوں نہیں بتائی.

وضاحت: حضرت یوسفؑ نے ان نوجوانوں کو پہلے اپنا مکمل تعارف دیا. انہیں بتایا کہ خواب کی تعبیر کا علم مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے، پھر اللہ کا تعارف کہ اللہ ایک ہے. اس نے ایک دین یعنی طریقہ زندگی عطا کیا ہے. آخرت کیا ہے، یہ دین حضرت ابرہیمؑ و اسحاقؑ اور یعقوبؑ کا دین ہے.

شرک سے منع فرمایا اور شرک سے بچنے کو اللہ کا فضل بتایا کیونکہ شرک کرنے والا آگ میں جائے گا. اور ان سے پوچھا کہ کیا بہت سے رب اچھے ہیں یا ایک اللہ؟

اسی سوال کا جواب بچوں سے لیں فرداً فرداً

شرک کی مختلف اقسام، صورتیں، طریقے.

بتوں کو پوجنا، مزار اور زندہ یا مردہ بزرگ اولیاء اللہ سے مرادیں مانگنا.

کوئی نعمت، بھلائی یا کامیابی ملنے پر اسے اپنی قابلیت سمجھنا اور لوگوں کی طرف سے سمجھنا. اپنے فائدہ یا نقصان کا ذمہ دار انسانوں یا کسی مخلوق کو سمجھنا.

یہ سب باتیں بیان کرنے کے بعد حضرت یوسفؑ نے ان نوجوان قیدیوں کو ان کے خواب کی تعبیر بتائی اور اس نوجوان سے کہا کہ جس کے بارے میں توقع تھی کہ بچ جائے گا کہ تم اپنے بادشاہ سے اپنا ذکر کرنا.

اصول: بچوں سے سوال کریں کہ ان آیات میں ہمیں کیا رہنمائی ملتی ہے.

بچوں سے جواب لیں

وضاحت کریں کہ اس میں ہمارے لئے اصول ہیں رہنمائی ہے کہ جس جگہ بھی رہیں (گھر / اسکول / مدرسہ / کھیل کا میدان / کسی دوسرے کے گھر) وہاں اپنے آپ کو پر سکون رکھیں.

جن لوگوں کے ساتھ رہیں انہیں اپنا اچھا تعارف دیں. ان سے تعارف لیں

اگر کسی کو کسی بھی قسم کی مدد کی ضرورت ہے تو مدد کریں یا کسی کے ذریعہ سے مدد یا تعاون لیں.

ان کو بتائیں کہ یہ سب ہم اس لئے کر رہے ہیں کہ ہمارے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا کرنے کو کہا ہے.

رسول کریم ﷺ کی سنت بھی ہے.

جب وہ شخص رہا ہو گیا تو بادشاہ سے حضرت یوسفؑ کا ذکر کرنا بھول گیا. اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں شیطان نے بھلا دیا.

وضاحت: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لیں.

چھٹادن

گزشتہ کلاس کی خاص باتیں دوہرالیں.

بچوں سے اصول پوچھیں آیات کی تلاوت وترجمہ سنائیں.

آیت 43سے 49

"اور بادشاہ نے کہا کہ میں (نے خواب دیکھا ہے) دیکھتا (کیا) ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور (سات) خشک۔ اے سردارو! اگر تم خوابوں کی تعبیر دے سکتے ہو تو مجھے میرے خواب کی تعبیر بتاؤ ﴿۴۳﴾ انہوں نے کہا یہ تو پریشان سے خواب ہیں۔ اور ہمیں ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں آتی ﴿۴۴﴾ اب وہ شخص جو دونوں قیدیوں میں سے رہائی پا گیا تھا اور جسے مدت کے بعد وہ بات یاد آگئی بول اٹھا کہ میں آپ کو اس کی تعبیر (لا) بتاتا ہوں مجھے (جیل خانے) جانے کی اجازت دے دیجیئے ﴿۴۵﴾ غرض وہ یوسف کے پاس آیا اور کہنے لگا) یوسف اے بڑے سچے (یوسف) ہمیں اس خواب کی تعبیر بتایئے کہ سات موٹی گائیوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات خوشے سبز ہیں اور سات سوکھے تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جا (کر تعبیر بتاؤں)۔ عجب نہیں کہ وہ (تمہاری قدر) جانیں ﴿۴۶﴾ انہوں نے کہا کہ تم لوگ سات سال متواتر کھیتی کرتے رہو گے تو جو (غلّہ) کاٹو تو تھوڑے سے غلّے کے سوا جو کھانے میں آئے اسے خوشوں میں ہی رہنے دینا ﴿۴۷﴾ پھر اس کے بعد (خشک سالی کے) سات سخت (سال) آئیں گے کہ جو (غلّہ) تم نے جمع کر رکھا ہو گا وہ اس سب کو کھا جائیں گے۔ صرف وہی تھوڑا سا رہ جائے گا جو تم احتیاط سے رکھ چھوڑو گے ﴿۴۸﴾ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا کہ خوب مینہ برسے گا اور لوگ اس میں رس نچوڑیں گے ﴿۴۹﴾"

(تفسیر کا مطالعہ کریں) خواب بتائیں

پریشان خواب کیا ہوتے ہیں.

وضاحت: ہر خواب قابل ذکر نہیں ہوتا کچھ خواب وہ ہوتے ہیں جو ہم دن بھر سوچتے ہیں یا جن کے بارے میں ہم پریشان یا فکر مند رہتے ہیں یہ خواب ہمیں اچھی طرح سے یاد بھی نہیں رہتے.

جھوٹا خواب سنانا اور سنا کر تعبیر پوچھنا دونوں غلط ہیں.

رسول کریم ﷺ نے جھوٹا خواب بیان کرنے سے منع فرمایا ہے.

وہ قیدی نوجوان جو بعد میں رہا ہو گیا تھا اور بادشاہ کے دربار میں تھا. شیطان نے اسے بھلا دیا تھا کہ وہ بادشاہ سے حضرت یوسف ؑ کا ذکر کرے. اسے یاد آیا کہ ایک پاک سیرت انسان نے ہمیں خواب کی سچی تعبیر بتائی تھی. اور ان کو اللہ رب العالمین کی طرف سے یہ علم ملا ہے. اس نے بادشاہ سے اجازت مانگی کہ مجھے قید خانے میں ان صاحب سے ملنے کی اجازت دی جائے.

اسے اجازت دی گئی اس نے حضرت یوسف ؑ کو بادشاہ کا خواب سنایا انہوں نے اسے خواب کی تعبیر بتا دی. اس نے بادشاہ کو خواب کی تعبیر بتائی.

ساتواں دن

گزشتہ کلاس کی خاص باتیں خواب اور اس کی تعبیر دہرالیں. تلاوت وترجمہ پیش کریں.

آیت 50 سے 57

"(یہ تعبیر سن کر) بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لے آؤ۔ جب قاصد ان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے۔ بے شک میرا پروردگار ان کے مکروں سے خوب واقف ہے ﴿۵۰﴾ بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا کہ بھلا اس وقت کیا ہوا تھا جب تم نے یوسف کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا۔ سب بول اٹھیں کہ حاش َللہِ ہم نے اس میں کوئی برائی معلوم نہیں کی۔ عزیز کی عورت نے کہا اب سچی بات تو ظاہر ہو ہی گئی ہے۔ (اصل یہ ہے کہ) میں نے اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اور بے شک وہ سچا ہے ﴿۵۱﴾ (یوسف نے کہا کہ میں نے) یہ بات اس لیے (پوچھی ہے) کہ عزیز کو یقین ہو جائے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کی (امانت میں خیانت نہیں کی) اور خدا خیانت کرنے والوں کے مکروں کو روبراہ نہیں کرتا ﴿۵۲﴾ اور میں اپنے تئیں پاک صاف نہیں کہتا کیونکہ نفس امارہ (انسان کو) برائی سکھاتا رہتا ہے۔ مگر یہ کہ میرا پروردگار رحم کرے گا۔ بے شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے ﴿۵۳﴾ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے میرے پاس لاؤ میں اسے اپنا مصاحب خاص بناؤں گا۔ پھر جب ان سے گفتگو کی تو کہا کہ آج سے تم ہمارے ہاں صاحب منزلت اور صاحبِ اعتبار ہو ﴿۵۴﴾ (یوسف نے) کہا مجھے اس ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجیئے کیونکہ میں حفاظت بھی کر سکتا ہوں اور اس کام سے واقف ہوں ﴿۵۵﴾ اس طرح ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں جگہ دی اور وہ اس ملک میں جہاں چاہتے تھے رہتے تھے۔ ہم اپنی رحمت جس پر چاہتے ہیں کرتے ہیں اور نیکو کاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے ﴿۵۶﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے ان کے لیے آخرت کا اجر بہت بہتر ہے ﴿۵۷﴾

بادشاہ نے جب اپنے خواب کی تعبیر سنی تو کہا کہ حضرت یوسفؑ کو میرے پاس لے آؤ. جب ایلچی لینے کے لئے گئے تو حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ اپنے بادشاہ کے پاس جاؤ اور بادشاہ سے کہو کہ وہ ان وعورتوں سے میرے بارے میں معلوم کریں جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے.

کیونکہ االلہ تعالیٰ ان عورتوں کے مکر وفریب کو جانتا تھا.

حضرت یوسفؑ قید خانہ سے باہر کیوں نہیں نکلے؟

حضرت یوسفؑ باہر نکلنے سے پہلے اپنی بے گناہی اور پاکیزگی کو سب کے سامنے لانا چاہتے تھے. بادشاہ کے ذریعے سے کام ممکن ہے.

اصول: ہمارے لئے اصول ہے کہ کوئی پریشانی یا مسئلہ ہو جائے تو بلکل صاف اور واضح بات کریں تاکہ کوئی غلط فہمی نہ رہے.

بادشاہ نے جب عورتوں سے پوچھا تو عورتوں نے کہا کہ تمام تر پاکی اللہ کے لئے ہے. ہم نے یوسفؑ میں ہلکی سی بھی کوئی برائی نہیں دیکھی. اس عورت نے بھی اپنی غلطی تسلیم کرلی. اور کہا کہ میں ہی غلط کام کرنے کی کوشش کی تھی. یوسف سچے تھے.

یہ سب سن کر حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ یہ گواہی میں نے اس لئے دلوائی تاکہ میرے محسن عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں نے خیانت نہیں کی. اور خیانت مکر وفریب کو اللہ تعالیٰ چلنے نہیں دیتے.

اصول: غلط طریقے سے چالاکی دکھا کر شاید وقتی طور پر تو بچا جا سکتا ہے مگر ایک نہ ایک دن تو سچائی سامنے ضرور آجاتی ہے.

حضرت یوسفؑ نے یہ بھی فرمایا کہ انسان کا نفس اسے برائی کرنے کو کہتا ہے لیکن جن پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتے ہیں وہ برائی سے بچ جاتے ہیں.

اصول: اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا کہ اپنی خاص رحمت سے ہمیں برائیوں سے بچالے. آمین!

حضرت یوسفؑ نے اس کے بعد اپنے رب سے معافی مانگی جب کہ انہوں نے گناہ نہیں کیا تھا. کیوں؟

اسی لئے کہ انسان اپنی نیکی و پاکیزگی پر اترائے نہیں بلکہ اللہ سے مغفرت مانگے کہ اس کی توفیق سے برائی کرنے سے بچ گئے . بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے لئے چن لیا اور انہیں عزت واکرام بخشا. اس طرح اللہ تعالی نے حضرت یوسف کو بہت ساری مشکلات او تکلیف کے بعد بہت عزت کے ساتھ مقام و مرتبہ عطا کیا. حضرت یوسف نے بادشاہ سے کہا آپ اگر چاہتے ہیں کہ اس خواب کی تعبیر کے مطابق قحط کے سالوں میں پریشانی سے بچ جائیں. تو مجھے تمام خزانوں کا ملک بنا دیں. کیونکہ آپ جان چکے ہیں کہ میں امانت دار حفاظت کرنے والا ہوں اور علم بھی رکھتا ہوں. اسی طرح حضرت یوسف مصر جیسے عظیم ملک کے تمام خزانوں کے براہ راست نگران بن گئے، یہ تو ان کے لئے دنیا میں اجر تھا اور آخرت میں اس سے بہتر بدلہ ملنے والا ہے.

آٹھواں دن

دی گئی معلومات اور اصول دہرالیں .

آیت نمبر 58-66

اور یوسف کے بھائی (کنعان سے مصر میں غلّہ خریدنے کے لیے) آئے تو یوسف کے پاس گئے تو یوسف نے ان کو پہچان لیا اور وہ ان کو نہ پہچان سکے ﴿۵۸﴾ جب یوسف نے ان کے لیے ان کا سامان تیار کر دیا تو کہا کہ (پھر آنا تو) جو باپ کی طرف سے تمہارا ایک اور بھائی ہے اسے بھی میرے پاس لیتے آنا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں ناپ بھی پوری پوری دیتا ہوں اور مہمانداری بھی خوب کرتا ہوں ﴿۵۹﴾ اور اگر تم اسے میرے پاس نہ لاؤ گے تو نہ تمہیں میرے ہاں سے غلّہ ملے گا اور نہ تم میرے پاس ہی آسکو گے ﴿۶۰﴾ انہوں نے کہا کہ ہم اس کے بارے میں اس کے والد سے تذکرہ کریں گے اور ہم (یہ کام) کر کے رہیں گے ﴿۶۱﴾ (اور یوسف نے) اپنے خدام سے کہا کہ ان کا سرمایہ (یعنی غلّے کی قیمت) ان کے شلیتوں میں رکھ دو عجب نہیں کہ جب یہ اپنے اہل وعیال میں جائیں تو اسے پہچان لیں (اور) عجب نہیں کہ پھر یہاں آئیں ﴿۶۲﴾ جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس گئے تو کہنے لگے کہ ابّا (جب تک ہم بنیامین کو ساتھ نہ لے جائیں) ہمارے لیے غلّے کی بندش کر دی گئی ہے تو ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیج دے تاکہ ہم پھر غلّہ لائیں اور ہم اس کے نگہبان ہیں ﴿۶۳﴾ (یعقوب نے) کہا کہ میں اس کے بارے میں تمہارا اعتبار نہیں کرتا مگر ویسا ہی جیسا اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا۔ سو خدا ہی بہتر نگہبان ہے۔ اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ﴿۶۴﴾ اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو دیکھا کہ ان کا سرمایہ واپس کر دیا گیا ہے۔ کہنے لگے ابّا ہمیں (اور) کیا چاہیئے (دیکھیے) یہ ہماری پونجی بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے۔ اب ہم اپنے اہل وعیال کے لیے پھر غلّہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی نگہبانی کریں گے اور ایک بار شتر زیادہ لائیں گے (کہ) یہ غلّہ جو ہم لائے ہیں تھوڑا ہے ﴿۶۵﴾ (یعقوب نے) کہا جب تک تم خدا کا عہد نہ دو کہ اس کو میرے پاس (صحیح سالم) لے آؤ گے میں اسے ہرگز تمہارے ساتھ نہیں بھیجنے کا۔ مگر یہ کہ تم گھیر لیے جاؤ (یعنی بے بس ہو جاؤ تو مجبوری ہے) جب انہوں نے ان سے عہد کر لیا تو (یعقوب نے) کہا کہ جو قول و قرار ہم کر رہے ہیں اس کا خدا ضامن ہے ﴿۶۶﴾

تلاوت و ترجمہ اور مختصر تفسیر بیان کریں.

اصول: جب ایک بار کسی کا اعتبار یا بھروسہ ختم ہو جاتا ہے تو دوبارہ اس پر اعتبار کرنا مشکل ہوتا ہے. حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں پر دوبارہ اعتبار کرنے سے پہلے ان سے عہد لیا اور اللہ تعالیٰ کو گواہ بنایا.

ہمیں بھی اپنے عہد کو پورا کرنا ہے اور اعتبار کو قائم رکھنا ہے.

نواں دن

دی گئی معلومات اور اصول دہرالیں .

آیت نمبر 82-66

اور ہدایت کی کہ بیٹا ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا۔ اور میں خدا کی تقدیر کو تم سے نہیں روک سکتا۔ بے شک حکم اسی کا ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ اور اہلِ توکل کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے ﴿۶۷﴾ اور جب وہ ان ان مقامات سے داخل ہوئے جہاں جہاں سے (داخل ہونے کے لیے) باپ نے ان سے کہا تھا تو وہ تدبیر خدا کے حکم کو ذرا بھی نہیں ٹال سکتی تھی ہاں وہ یعقوب کے دل کی خواہش تھی جو انہوں نے پوری کی تھی۔ اور بے شک وہ صاحبِ علم تھے کیونکہ ہم نے ان کو علم سکھایا تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۶۸﴾ اور جب وہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ میں تمہارا بھائی ہوں تو جو سلوک یہ (ہمارے ساتھ) کرتے رہے ہیں اس پر افسوس نہ کرنا ﴿۶۹﴾ جب ان کا اسباب تیار کر دیا تو اپنے بھائی کے شلیتے میں گلاس رکھ دیا اور پھر (جب وہ آبادی سے باہر نکل گئے تو) ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ قافلے والو تم تو چور ہو ﴿۷۰﴾ وہ ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے تمہاری کیا چیز کھوئی گئی ہے ﴿۷۱﴾ وہ بولے کہ بادشاہ (کے پانی پینے) کا گلاس کھویا گیا ہے اور جو شخص اس کو لے آئے اس کے لیے ایک بار شتر (انعام) اور میں اس کا ضامن ہوں ﴿۷۲﴾ وہ کہنے لگے کہ خدا کی قسم تم کو معلوم ہے کہ ہم (اس) ملک میں اس لیے نہیں آئے کہ خرابی کریں اور نہ ہم چوری کیا کرتے ہیں ﴿۷۳﴾ بولے کہ اگر تم جھوٹے نکلے (یعنی چوری ثابت ہوئی) تو اس کی سزا کیا ﴿۷۴﴾ انہوں نے کہا کہ اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے شلیتے میں وہ دستیاب ہو وہی اس کا بدل قرار دیا جائے ہم ظالموں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں ﴿۷۵﴾ پھر یوسف نے اپنے بھائی کے شلیتے سے پہلے ان کے شلیتوں کو دیکھنا شروع کیا پھر اپنے بھائی کے شلیتے میں سے اس کو نکال لیا۔ اس طرح ہم نے یوسف کے لیے تدبیر کی (ورنہ) بادشاہ کے قانون کے مطابق وہ مشیتِ خدا کے

سوا اپنے بھائی کو لے نہیں سکتے تھے۔ ہم جس کے لیے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں۔ اور ہر علم والے سے دوسرا علم والا بڑھ کر ہے ﴿۷٦﴾ (برادران یوسف نے) کہا کہ اگر اس نے چوری کی ہو تو (کچھ عجب نہیں کہ) اس کے ایک بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی یوسف نے اس بات کو اپنے دل میں مخفی رکھا اور ان پر ظاہر نہ ہونے دیا (اور) کہا کہ تم بڑے بدقماش ہو۔ اور جو تم بیان کرتے ہو خدا اسے خوب جانتا ہے ﴿۷۷﴾ وہ کہنے لگے کہ اے عزیز اس کے والد بہت بوڑھے ہیں (اور اس سے بہت محبت رکھتے ہیں) تو (اس کو چھوڑ دیجیے اور) اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجیئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ احسان کرنے والے ہیں ﴿۷۸﴾ (یوسف نے) کہا کہ خدا پناہ میں رکھے کہ جس شخص کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے اس کے سوا کسی اور کو پکڑ لیں ایسا کریں تو ہم (بڑے) بے انصاف ہیں ﴿۷۹﴾ جب وہ اس سے ناامید ہو گئے تو الگ ہو کر صلاح کرنے لگے۔ سب سے بڑے نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے والد نے تم سے خدا کا عہد لیا ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسف کے بارے میں قصور کر چکے ہو تو جب تک والد صاحب مجھے حکم نہ دیں میں تو اس جگہ سے ہلنے کا نہیں یا خدا میرے لیے کوئی اور تدبیر کرے۔ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ﴿۸۰﴾

تلاوت و ترجمہ اور تفسیر بیان کریں.

اسی طرح تمام آیات کی تفسیر کا مطالعہ کر کے بچوں کو اصول دیں.